112102 ـ فوت شدہ روزوں کی قضاء کا طریقہ

سوال

اگر کسی شخص کے روزے رہ جائیں تو وہ ان کی قضاء کیسے کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس نے رمضان المبارك میں کسی عذر یعنی سفر یا بیماری یا عورت نے حیض اور نفاس کی وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ایام کی قضاء میں اتنے ہی روزے رکھےگا جتنے اس نے چھوڑے تھے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو جو کوئی بھی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

اور صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ جب ان سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ روزوں کی قضاء تو کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی ؟ تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

" ہمیں بھی یہ آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (321) صحیح مسلم حدیث نمبر (335).

رمضان کے روزوں کی قضاء کا وقت دوسرا رمضان شروع ہونے تك ہے یعنی رمضان شروع ہونے سے قبل پہلے رمضان کے روزے رکھنا ہونگے، چاہے ایك ایك کر کے رکھے یا اکٹھے رکھ لے.

لیکن بغیر کسی عذر کے دوسرے رمضان سے تاخیر کرنی جائز نہیں ہوگی.

اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے عمدا اور جان بوجھ کر روزے ترك کرے تو اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اگر تو اس نے رات کو ہی روزہ توڑنے اور نہ رکھنے کی نیت کر لی تو اس سے روزہ کی قضاء میں روزہ رکھنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ روزہ کا وقت مقرر ہے، اس لیے جس نے بھی جان بوجھ کر ترک کر دیا اس کے لیے وقت نکلنے کے بعد وہ روزہ صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

دوسری حالت:

اس نے رات روزہ رکھنے کی نیت تو کی اور روزہ رکھ بھی لیا لیکن پھر دن کے وقت بغیر کسی عذر کے روزہ توڑ دیا، تو اس شخص پر اس دن کے روزے کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ اس نے روزہ شروع کر لیا تھا اور اسے نذر کی طرح بنا لیا اس لیے اس کی قضاء واجب ہوگی.

اسی لیے دن کے وقت روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کو اس دن کے روزے کی قضاء میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس دن کے بدلے ایك روزہ رکھو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1671) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

پھر یہ کہ اگر اس نے بغیر کسی عذر کے جماع کے ساتھ روزہ توڑا تو اس پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؛ اس کا کفارہ اور احکام معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (49614) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور جس نے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑہ اسے اللہ کے ہاں توبہ و استغفار اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرنا ہوگا اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے اعمال صالحہ کرے یعنی نفلی روزے وغیرہ دوسری عبادات بجا لائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا میں ایسے شخص کو بہت زیادہ بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نیك و صالح اعمال کرتا اور ہدایت اختیار کرتا ہے طہ (82).

واللہ اعلم .